کتاب کا دوسرا حصہ اپنی معنویت کے لحاظ سے 'بہت وقیع اور زیر نظر تصنیف کی جان ہے۔ اسے بجاطور پر اسلامی ممالک کا معاشی منشور قرار دیا جاسکتا ہے۔ چھاپڑا نے اسلامی ممالک کو درپیش معاشی مسائل مثلاً غربت' بے روزگاری' افراط زر' ارتکاز دولت' قرضوں کے بوجھ اور ادائگیوں کے عدم توازن کا تجزیہ کیا ہے اور ان خرابیوں کا بنیادی سبب یہ قرار دیا ہے کہ ان ممالک نے آزادی کی نعمت حاصل کرنے کے بعد معاشی ترقی کے انھی نمونوں کو اپنایا ہے جو مغربی ماہرین کی مادہ پرستانہ سوچ کی پیداوار ہیں۔ اسلام کے معاشی نظام سے روگردانی سے یہ ممالک اس کی برکات سے محروم ہوکر روز بروز گھمبیر مسائل کی دلدل میں دھنستے چلے جارہے ہیں۔

مصنف نے اس مقام پر ان مسائل کے تناظر میں اسلامی نظام معیشت کے بعض فکری اور عملی پہلوؤں کو بڑے خوبصورت اور موثر انداز میں واضح کیا ہے اور بتایا ہے کہ اسلامی نظام معیشت ہی صرف پیدائش اور تقسیم و تبادلہ دولت کے میدان میں انسان کی معاشی جدوجہد کو اپنے اساسی عقائد اور اخلاقی اقدار کے ذریعے بے اعتدالیوں سے محفوظ کر کے معاشی ترقی سے بہرہ ور کر سکتا ہے۔

مصنف نے زرعی شعبے اور چھوٹے پیمانے کے کاروبار کو ترقی دینے کی ضرورت پر خصوصی زور دیا ہے۔

چھاپڑا صاحب کی سوچ پختہ' مطالعہ وسیع اور نقطہ نظر کو پیش کرنے کا انداز بہت موثر ہے مگر انھیں پڑھتے ہوئے یہ تاثر ابھرتا ہے کہ انسان کی معاشی جدوجہد قلت وسائل کا نتیجہ ہے۔ ہمارے نزدیک یہ لادین مغربی معاشی فکر کا اساسی مفروضہ ہے۔ اسلامی فکر تو کائنات اور اس کے وسائل کے بارے میں ایک ایسے ہمہ گیر اور قادر مطلق خالق کی موجودگی کو لازم قرار دیتا ہے جس کی ربوبیت کاملہ دنیا جہان کی احتیاجات کی نگران ہے۔ ضنک معیشت (Macro - economic imbalance) قلت وسائل سے نہیں بلکہ ذکر الہٰی سے اعراض کی وجہ سے پیدا ہوتا ہے۔ بہرحال ہمیں معاشی جدوجہد کی بنیاد قلت وسائل کے بجائے کہیں اور ڈھونڈنی ہوگی۔

بحیثیت مجموعی زیر نظر کتاب اسلامی معاشیات کے موضوع پر ذخیرۂ کتب میں ایک گراں قدر اضافہ ہے۔ اس کتاب سمیت چھاپڑا صاحب کی تمام کتابوں کا اردو زبان میں ترجمہ ہونا چاہیے۔ (پروفیسر عبدالحمید ڈار)

On the Renaissance of the Muslim World : ڈاکٹر حفیظ الرحمن۔ ترجمہ: پروفیسر محفوظ علی۔ ناشر: نیر پبلی کیشنز اے ۵۲ 'بلاک ۱۳۔ ی گلشن اقبال کراچی۔